130647 ـ والدہ فوت ہوئی تو اس كے ذمہ دو رمضان كے روزے تھے

سوال

والدہ نے مجھے بتايا كہ ان كے ذمہ دو رمضان كے روزے ہيں، كيونكہ ماہ رمضان ميں تو ولادت تھى اور فوت ہونے تك انہوں نے قضاء كے روزے نہيں ركھے، تو كيا ميں ان كى جانب سے روزے ركھوں يا كھانا كھلا دوں ؟
كيا ميں بكرا ذبح كر كے اسے ساٹھ مسكينوں ميں تقسيم كر دوں يا كھانے كى رقم تقسيم كروں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بہتر تو يہى ہے كہ آپ اپنى والدہ كى جانب سے روزے ركھيں؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص فوت ہو جائے اور اس كے ذمہ روزے ہوں تو اس كا ولى اس كى جانب سے روزے ركھے " متفق عليہ

اور ولى ميت كا قريبى ہوتا ہے، اگر آپ يا كسى اور وارث كے ليے روزے ركھنا آسان نہيں تو پھر آپ والدہ كے تركہ اور وراثت سے ايك دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا كھلائيں، اور اس كى مقدار نصف صاع ہے جو كہ علاقے ميں استعمال ہونے والا غلہ كى شكل ميں دى جائيگى، اور اگر ايك ہى فقير كو اكٹھا دے ديا جائے تو بھى جائز ہے.

اللہ تعالى ہى توفيق دينے والا ہے، اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتيں نازل فرمائے " انتہى

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ و الافتاء

الشيخ عبد العزيز بن عبد اللہ بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ غديان.